

حق تو یہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے۔ نماز کی ابتداء میں رکوع کے وقت اور جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو نماز کے اندر والا رفع یدین ترک فرمادیا۔ اور ابتداء نماز کے رفع یدین پر قائم رہے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا (الاخبار الفقہاء والحدیث صفحہ نمبر ۲۱۴)

احادیث ماربعین فی ترک رفع الیدین

ترک رفع یدین
اور
چالیس احادیث

مؤلف

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

خطیب مرکزی جامع مسجد فیضان علی رضی اللہ عنہ

عطاری محلہ نیو سموں واہ کینٹ

موبائل: 0304-5803101



کتاب ملنے کا پتہ: مکتبہ فیضان سنت دکان نمبر 28 لائق علی چوک واہ کینٹ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضراتِ محترم! سب سے پہلے مسئلہ ہذا (اختلافی رفع الیدین) کی شرعی حیثیت کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے تاکہ اس کے بارے میں غیر مقلدین کے پروپیگنڈہ اور ان کے اس واویلا کی اصل وجہ کے معلوم کرنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

شرعی لحاظ سے مسائل کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ ضروریاتِ دین۔ ۲۔ ضروریاتِ عقائدِ اہل سنت۔ ۳۔ اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل۔

۱۔ ضروریاتِ دین:

ایسے مسائل جو شریعتِ مطہرہ کے قطعی اور متواتر دلائل سے قطعی لزوماً ثابت اور تمام امت کے متفق علیہ ہوں۔ جس میں کسی قسم کا انکار کفر ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت، نماز، پنجگانہ کی فرضیت وغیرہ۔

۲۔ ضروریاتِ عقائدِ اہل سنت:

وہ مسائل کہ دلائل شرعیہ سے جن کا ثبوت تمام اہل سنت و جماعت کا مجمع علیہ ہو۔ جس کا انکار بد مذہبی اور خارج از اہل سنت ہو۔ جیسے موزوں پر مسح کا مسنون اور ثواب و عذاب قبر وغیرہا۔

۳۔ اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل:

شریعتِ مطہرہ کے وہ اجتہادی مسائل جن کی شرعی حیثیت کے متعلق خود اہل سنت ائمہ کا اختلاف ہو۔ جس میں کسی کا انکار نہ شرک نہ کفر نہ ضلالت حتیٰ کہ گناہ بھی نہیں۔ جبکہ بر بناء تحقیق ہو اور ائمہ اجتہاد کی اتباع میں اور ان کی روش پر ہو اور اس کا باعث کوئی قلبی مرض (بد مذہبی) نہ ہو۔ ورنہ وہ حسب مقام فسق و ضلالت بلکہ کفر کے درجہ پر بھی ہوگا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ (شرح العقائد النسفیہ مع الشرح النبر اس طبع پشاور)

پھر قسم ثالث میں مختلف صورتیں ہیں۔

۱۔ تفصیل میں اختلاف ۲۔ مشروعیت مسئلہ میں اختلاف ۳۔ نسخ و عدم نسخ کا اختلاف

اختلافی رفع الیدین کی حیثیت:

مسئلہ ہذا نہ تو ضروریاتِ دین سے ہے اور نہ ضروریاتِ عقائد اہل سنت سے ہے۔ بلکہ اس کا تعلق قسم ثالث کی شکل نمبر ۳ سے ہے۔ یعنی یہ سلف اور ائمہ اہل سنت کے درمیان اختلافی ہے۔ اور اس کے بقاء و عدم بقاء اور منسوخ و عدم منسوخ ہونے کے متعلق شروع سے اختلاف ہے۔ ہم منسوخ ہونے کے قائل ہیں۔

اس قسم کے مسائل میں شرعی لائحہ عمل یہ ہے کہ مجتہد اپنے اجتہاد کا پابند ہے۔ دوسرے مجتہد کے اجتہاد کا پابند نہیں۔ اور غیر مجتہد اپنے بنا پر کسی نہ کسی امام مجتہد کی پیروی میں ان پر عمل پیرا ہو۔ کیونکہ جب غیر مجتہد میں ان مسائل کے حل کرنے کا کوئی ذریعہ یا اہلیت نہیں تو وہ ان کے بارے میں فیصلہ کیونکر صادر کر سکتا ہے اور یہ وہ امر ہے کہ جس پر چاروں ائمہ کرام متفق ہیں۔

جبکہ چار کی تخصیص دیگر مجتہدین کی نفی نہیں۔ بلکہ یہ محض اس لئے ہے کہ شریعت مطہرہ کے جملہ مسائل اصولاً فروغاً صرف انہی حضرات کے مدون و محفوظ ہیں۔ ورنہ ائمہ مجتہدین تو ہزاروں گزرے ہیں۔ جن کے مذاہب مٹ گئے یا اکادگا مسائل پائے جاتے ہیں۔ بہر حال جو غیر مجتہد صحیح العقیدہ سنی مسلمان خصوصاً پیش نظر مسئلہ میں قائلین رفع یدین ائمہ مجتہدین میں سے کسی کی پیروی میں اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اگر کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو تو اس کی نماز ہمارے نزدیک قطعاً درست ہے۔ بلکہ صحیح العقیدہ سنی شافعی حنبلی کے پیچھے نماز پڑھے کا موقع بن جائے تو ہمارے نزدیک اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی قطعاً درست ہے۔ اسی طرح قائلین رفع یدین اہل سنت شوافع و حنابلہ کا تارکین رفع یدین (احناف وغیرہم) کی بابت بھی بعینہ یہی نظریہ ہے۔ اس سے حنفی شافعی و حنبلی و مالکی اور حنفی وغیرہ مقلد کا فرق بھی واضح ہوا کہ غیر مقلدین مذکورہ تفصیل کے بالکل برعکس ہیں اولاً تو مجتہد نہیں اور غیر مجتہد ہوتے ہوئے اجتہاد کرتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور خود غیر مجتہد ہوتے ہوئے لوگوں کو اپنی تقلید کراتے ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے عوام اپنی ضرورت کے مطابق تمام مسائل اپنے انہی بناوٹی مجتہدوں سے پوچھ کر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور قائلین ترک رفع یدین احناف بلکہ صحابہ کرام و تابعین کرام کی نمازوں کو محض رفع یدین نہ کرنے کی بناء پر باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کا ایک اور جرم عظیم ہے۔ اگر غیر مقلدین سے ہمارے اختلاف رفع یدین جیسے فروعی اختلاف ہوتے تو ہم اہل سنت شوافع و حنابلہ کو بھی برا بھلا کہتے۔ ہمارا ان سے اصل اختلاف ان کے گستاخانہ عقائد و باطل نظریات ہیں۔ پس آئے دن ان لوگوں کا رفع یدین جیسے فروعی مسئلہ کو چھیڑتے رہنا محض اپنے ان باطل اور گستاخانہ عقائد سے عوام کی توجہ ہٹانا ہے۔ قرآن و سنت کا جھانسنہ دے کر اور اس

کا نقب اوڑھ کر بھولے بھالے سنی عوام کو گمراہ کرنا ہے۔ لہذا آئندہ صفحات میں ترک رفع یدین دلائل و براہین قاطع سے ثابت کریں گے تو حق واضح ہو جائے گا کہ غیر مقلدین کا مذہب کتنی کچی بنیادوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔
 حصہ اول میں ترک رفع یدین کا ثبوت چالیس احادیث سے دیا جائے گا۔ اور حصہ دوم میں غیر مقلدین کے دلائل کا رد ہوگا۔

اللہ رب العزت حق واضح ہو جانے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی)

مولانا ابواسامہ ظفر القادری بکھروی کی دیگر تصنیفات جو مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

۱۔ قرآن حدیث اور فقہ حنفی ۲۔ حدیث رسول ﷺ اور حنفی نماز جنازہ

۳۔ سیرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ اسلام میں بیک وقت تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

۵۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی شرعی حیثیت

۶۔ ترک رفع یدین اور چالیس حدیثیں

ترک رفع الیدین اور چالیس احادیث

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم . قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن الحکیم قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلواتہم خاشعون . (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۱-۲)

ترجمہ: ”کامیاب ہو گئے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کرنے والے ہیں“

اس آیت مبارکہ کی تفسیر صحابی رسول ﷺ سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ اس آیت کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا ”یعنی وہ لوگ فلاح پا گئے جو عاجزی اور انکساری کرنے والے اور جو دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی وہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔“ (تفسیر ابن عباس مطبوعہ فاروق کتب خانہ ملتان)

تفسیر ابن عباس ہامش درمنثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۳ مطبوعہ بیروت

حدیث نمبر ۱:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا کیا وجہ ہے میں تم کو (نماز میں) رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں۔ گویا وہ بد کے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں ہوں (خوب سن لو آئندہ) نماز میں سکون اختیار کرو۔“

صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر ۱۸۱ طبع کراچی، ابوداؤد جلد اول صفحہ نمبر ۱۴۳، سنن نسائی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶۷، مسند احمد جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۹۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۶، سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۰، شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۹، خزینہ رفع یدین للبخاری صفحہ نمبر ۳۱-۳۳ اور دو اور اسناد سے امام مسلم نے صحیح مسلم میں جلد اول میں روایت کیا۔ غیر مقلدین کے مانے ہوئے محقق ناصر الدین البانی نے ابوداؤد نسائی طبع بیروت میں اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

اس حدیث کے تحت رفع یدین منسوخ ہے۔ محدث مکہ مفتی مکہ امام کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۷۵ طبع ملتان اور علامہ محدث بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ”البنایہ فی شرح الہدایہ“ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۶ طبع ملتان، امام المحدثین امام جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ”نصب الراية بحث رفع یدین“ میں اور

امام محدث علاؤ الدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع“ طبع کراچی میں ان سب محدثین اور امام الحدیث امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تحت رفع یدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے منسوخ مانا ہے۔

حدیث نمبر 2:

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاؤں؟ تو آپ نے نماز پڑھائی تو اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھایا مگر پہلی بار (تکبیر تحریمہ کے وقت) ہی اٹھایا“

حوالہ کے لئے: نسائی شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱ (۲ بار) ابوداؤد شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۶ (۲ دفعہ) مسند امام احمد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۸۷ مصنف ابن شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۶ (۲ بار) مسند امام اعظم جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۵۲ سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۸ (۲ بار) طحاوی شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶۲ (۲ بار) المدونۃ الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۹ محلی ابن حزم جلد نمبر ۳ (۲ بار) التمهید از عبد البر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۲۱۵ کتاب الضعفاء کبیر عقیلی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲ میزان الاعتدال جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۹۶ (۳ بار) کتاب الحجۃ علی اہل مدینہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۹۷ موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹ المعجم الکبیر للطبرانی جزء التاسع صفحہ نمبر ۲۶۱ (۳ بار) مسند ابویعلیٰ موصلی جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۳۶ (۳ بار) کامل ابن عدی الجزء السادس صفحہ نمبر ۱۵۲ جامع ترمذی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۹ دارقطنی جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۹۹ مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۱ (۳ بار) کتاب العجم فی اسامی شیوخ ابوبکر اسماعیلی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۹۲ کتاب البحرین ابن حبان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۷۰ المدنی المصنوع جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۱ جامع المسانید خوارزمی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۳۵ تاریخ بغداد صفحہ نمبر ۲۲۲ (۲ بار) الحمد للہ یہ چالیس اسناد ہیں۔

امام بدرالدین عینی نے البنا فی شرح الہدیہ ابن حزم ظاہری نے المحلی بالآثار امام احمد بن حنبل دارقطنی ابن قطان ابن دقیق العید مالکی ابن تیمیہ حنبلی امام ابن عدی علامہ احمد محمد شا کر غیر مقلد علامہ عطاء اللہ بھوجیانی غیر مقلد شیخ ابو عبد الرحمن محمد الفنجانی ناصر الدین البانی غیر مقلد اور امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 3:

”براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو

اٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے پھر اس کے بعد نہیں اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ صرف ایک مرتبہ اٹھاتے“

حوالہ: ابوداؤد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۵، طحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۱۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۳۶، مصنف عبد الرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۰، دارقطنی وغیرہ

اس حدیث کو علامہ شا کر غیر مقلد نے ترمذی تحقیق و شرح جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۰۹ طبع بیروت میں صحیح قرار دیا۔

حدیث نمبر 4:

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ”میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو جب آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو ہاتھ اٹھائے کندھوں تک اور جب ارادہ کیا رکوع کا اور رکوع سے سر اٹھانے کا تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا اور نہ ہی دونوں سجدوں کے درمیان“ (مسند حمیدی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۲۲ حدیث نمبر ۶۱۴ طبع بیروت)

حدیث نمبر 5:

محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ آنحضرت ﷺ کے کئی احباب کے ساتھ بیٹھے تھے پھر آنحضرت ﷺ کی نماز کا ذکر آیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سب میں آنحضرت ﷺ کی نماز کو خوب یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے۔ اپنے دونوں ہاتھوں دونوں کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جمادیتے پھر اپنی پیٹھ جھکا کر سر اور گردن برابر کر دیتے۔ پھر سر اٹھا کر سیدے کھڑے ہو جاتے۔ آپ کی پیٹھ کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آ جاتی اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے نہ بانہوں کو بچھاتے اور نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا دیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کی طرف رکھتے۔ جب دور کعتیں پڑھ چکے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور سرین کے بل بیٹھتے۔ الخ

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ نمبر ۳۷۵ ترجمہ وحید الزمان، تیسر الباری جلد اول صفحہ نمبر ۵۴۶)

یہ حدیث صحیح سب کیلئے حجت ہے۔ کیونکہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے ظاہری معاملات اس حدیث میں بیان کئے ہیں۔ جن میں رفع یدین رکوع والا بھی ظاہری ہے۔ مگر ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے پوری نماز بیان کر دی مگر رکوع والے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا اور بہت سارے صحابہ نے یہ سن کر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا۔ تو ثابت ہوا کہ اگر رفع یدین مشروع ہوتا تو صحابہ ضرور اعتراض کرتے اور یہ حدیث ہے بھی صحیح۔ باقی دوسری اسناد ضعیف ہیں جن میں رفع یدین

کا ذکر ہے۔ نہ وہ بخاری و مسلم میں ہیں اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کہنا پڑا کہ 'اصلہ فی البخاری' کہ اصل حدیث بخاری میں ہے۔ جس میں رفع یدین عند الکرع و بعد الکرع کا ذکر نہیں۔
(الدار یہ صفحہ نمبر ۱۵۳)

حدیث نمبر 5:

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر ایک فرض اور نفل نماز میں رمضان میں یا اور کسی مہینے میں جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ربنا ولک الحمد کہتے۔ پھر سجدہ کرنے کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے۔ پھر جب نماز پڑھ چکے تو فرماتے کہ قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم سب لوگوں میں میری نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔
(بخاری شریف جلد نمبر ۱ حدیث نمبر ۷۶۶ صفحہ نمبر ۳۹۲ طبع لاہور مترجم)

فائدہ: یہ حدیث سنداً متناہج ہے۔ پھر اس میں وفات تک بغیر رفع یدین کے متعلق تصریح بھی ہے۔ اسی حدیث کی تفسیر دوسری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث نمبر 6:

امام مالک بن انس نے نعیم بن عبد اللہ مجمر اور ابو جعفر قاری دونوں سے روایت کی ہے کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تھے۔ تو تکبیر تو ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے۔ دونوں نے کہا کہ رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے۔
(کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۶ مطبوعہ دار المعارف نعمانیہ)

حدیث نمبر 7:

امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعیم المجمر اور حضرت ابو جعفر قاری دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رفع یدین تو نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

(التمہید لمافی الموطا من المعانی والاسانید جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۲۱۵)

حدیث نمبر 8:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے۔ تو خوب ہاتھ دراز کر کے رفع یدین کرتے تھے۔“ (ابوداؤد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷۱۱ حدیث نمبر ۷۲۸ باب رکوع میں رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات سے بات واضح ہو گئی کہ بخاری والی روایت دراصل ترک رفع یدین کی روایت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتے رہے۔ چونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دیر سے ایمان لائے تو ان کی یہ مرویات بتاتی ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو بیان فرما رہے ہیں اور اصول یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کو اپنایا جائے گا۔

حدیث نمبر 9:

امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو آپ اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر سلام پھیرنے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (مسند الامام ابی حنیفہ صفحہ نمبر ۱۵۶ مؤلف امام ابو نعیم اصبھانی مطبوعہ الریاض سعودی عرب)

حدیث نمبر 10:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع میں ہی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

(دارقطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۱ بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۹، مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۱)

حدیث نمبر 11:

حضرت ابراہیم حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا۔

(شرح معانی الآثار جلد نمبر ۱ حدیث نمبر ۱۷۱ صفحہ نمبر ۲۶۵ ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۷)

اس حدیث کو آثار السنن میں صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر 12:

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت علیؓ نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے۔

(شرح معانی الآثار جلد اول صفحہ نمبر ۴۶۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۶)

اس حدیث کو آثار السنن میں صحیح کہا ہے۔ (مدونۃ الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر 13:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ ”نبیؐ نے فرمایا سجدہ توسات اعضاء پر کیا جائے گا۔ دونوں ہاتھوں، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنوں اور پیشانی پر اور رفع یدین بیت اللہ کی زیارت کے وقت اور صفا پہاڑی، مروہ پہاڑی اور عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے وقت اور نماز کے شروع میں کیا جائے گا۔“ (طبرانی کبیر جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۳۵۸)

اس حدیث میں حضورؐ نے نماز کے شروع میں رفع یدین کرنے کا حکم دیا۔ اگر رکوع و بعد رکوع رفع یدین ہوتا۔ تو آپؐ ضرور حکم فرماتے۔ اب حضرت ابن عباسؓ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث نمبر 14:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ ”رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات مقامات پر نماز شروع کرتے وقت بیت اللہ کی زیارت کے وقت صفا پہاڑی پر، مروہ پہاڑی پر، وقف عرفہ و مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت“

حدیث نمبر 15:

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ”رسول اللہؐ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے۔ کانوں تک پھر ثاپڑھتے تھے۔“ (مسند ابویعلیٰ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۱۰)

امام بیہقی نے مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۰۷ پر فرمایا کہ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حدیث نمبر 16:

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہؐ کو آپؐ نے تکبیر کہی اور انگوٹھے (مبارک) کانوں کے برابر اٹھائے۔ پھر رکوع کیا۔ حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے تو پہلے آپؐ نے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ“ (مستدرک حاکم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۲۶)

امام حاکم نے فرمایا یہ اسناد بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔ امام حاکم کی طرح جلد نمبر ۲۲۶ مستدرک مع تلخیص ذہبی پر امام ذہبی نے بھی اس حدیث کو بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق کہا ہے۔

حدیث نمبر 17:

حضرت عمرہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ نماز کیسے پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا جب آپ ﷺ وضو فرماتے۔ اپنا ہاتھ برتن میں ڈالتے۔ بسم اللہ پڑھتے۔ پورا وضو فرماتے۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے۔ تکبیر کہتے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور ہاتھوں کو پھیلاتے پھر سر اٹھاتے۔ تو پیٹھ اپنی جگہ پر آ جاتی۔ تمہارے اس قیام سے کچھ لمبا قیام ہوتا۔ پھر سجدے کرتے۔ الخ بقدر الحاجة.....

حدیث نمبر 18:

حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں کہ حضرت ابومالک اشعری ؓ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا۔ اشعری قوم جمع ہو جاؤ۔ اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی جمع کرو تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعلیم دوں۔ جو آنحضرت ﷺ ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ پس مردوں نے صف باندھی نزدیک ترین صف میں اور بچوں نے صف باندھی ان کے پیچھے اور عورتوں نے صف باندھی بچوں کے پیچھے۔ پھر کسی نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ پس آپ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہو گئے۔ پھر رفع یدین کہا اور تکبیر تحریمہ کہی۔ پھر فاتحہ الکتاب اور اسکے بعد سورۃ۔ دونوں کو خاموشی سے پڑھا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا اور سبحان اللہ و بحمدہ تین بار کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پس آپ کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھ ہو گئیں۔ جب دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی۔ پس جس وقت نماز پڑھ چکے تو قوم کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ میری تکبیروں کو یاد کر لو اور میرے رکوع و سجود کو سیکھ لو۔ کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو ہمیں دن کے اس حصہ میں پڑھائی۔ بقدر الحاجة۔

حدیث نمبر 19:

سالم البراء نے کہا کہ داخل ہوتے ہوئے ہم حضرت ابوسعود انصاری ؓ پر پھر ہم نے نماز کے متعلق ان سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، ”کیا میں تمہیں وہ نماز پڑھاؤں جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے۔ حضرت

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (یعنی نماز کے لئے) تکبیر تحریمہ کہہ کر رفع یدین کیا پھر رکوع کیا۔ رکوع میں دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔ اور اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پہنچ گیا۔ پھر آپ نے اسی طرح چار رکعات پوری کیں۔ (مسند امام احمد جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۰۵)

حدیث نمبر 20:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا کانوں تک۔ (مسند امام احمد جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۶۶)

حدیث نمبر 21:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے بالمقابل کر دیا۔ اور جب ارادہ کرتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں تو ان دونوں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی نہیں اٹھاتے۔ (صحیح ابوعوانہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۰)

حدیث نمبر 22:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جب نماز شروع کرتے۔ (مدونۃ الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر 23:

مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۶، طحاوی شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۶۵)

اس کی سند بخاری جلد دوم کتاب التفسیر میں ہے یعنی بخاری کی سند ہے۔

حدیث نمبر 24:

عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز کے شروع میں پہلی تکبیر کے سوا کہیں ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ (موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۰ مطبوعہ کراچی)

علامہ ماردینی، علامہ عینی، علامہ نیوی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے جواہر النقی، شرح بخاری عینی، اوجز المسالک میں۔

حدیث نمبر 25:

ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس مجلس میں سنا جو ایک قوم کو حدیث بیان فرما رہے تھے۔ جن میں کعب بن عجرہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو شروع فرمایا تو پہلی تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔
(مسند احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۰۳)

حدیث نمبر 26:

امام بیہقی نے عطیہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تکبیر تحریمہ میں ہی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے۔
(اوجز المسالک صفحہ نمبر ۲۰۶)

حدیث نمبر 27:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سکون اختیار کرو۔
(سنن الکبریٰ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰)

حدیث نمبر 28:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی نماز شروع کرے تو اسے رفع یدین کرنا چاہیے۔ اور دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہونی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) اس کے سامنے ہے۔
(کنز العمال جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۷۶ بحوالہ طبرانی اوسط)

اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین کا مسئلہ بیان فرما رہے ہیں مگر انہوں نے شروع کار رفع یدین فرمایا۔ رکوع و بعد رکوع بیان نہیں فرمایا۔ اگر یہ بھی رفع یدین ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

حدیث نمبر 29:

حضرت حکیم بن عمیر شمالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو رفع یدین کرو۔ کانوں سے مختلف نہ کرو۔ پھر اللہ اکبر کہو اور ثناء پڑھو۔

(کنز العمال جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۱۷۶ بحوالہ الباوردی عن الحکیم بن عمیر شمالی)

ان احادیث میں شروع کے رفع یدین کا حکم موجود ہے اور دوسری روایات میں رکوع و بعد رکوع کی نفی بھی موجود مگر ایک حدیث قوی موجود نہیں کہ رکوع و بعد رکوع رفع یدین کرو۔ جس کا دعویٰ ہے۔ دلیل اس کے ذمہ ہے۔

حدیث نمبر 30:

حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

(اخرجہ البیہقی فی الخلائیات بحوالہ الداریہ فی تخریج احادیث ہدایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۲)

حدیث نمبر 31:

حضرت حصین اور حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا حضرت نخعی رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا جب تو تکبیر کہے ابتداء میں تو رفع یدین کر پھر اس کے بعد باقی نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶ کتاب الآثار امام محمد صفحہ نمبر ۱۷۴)

حدیث نمبر 32:

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا امام اشعث رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آپ رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔ پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے۔

(مصنف ابن شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۶)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو صحابہ کی زیارت کی ہے۔ اگر رفع یدین صحابہ کرام کو کرتے دیکھتے تو ضرور امام شعبی بھی رفع یدین رکوع و بعد رکوع کرتے۔

حدیث نمبر 33:

امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا فقہیہ نہیں دیکھا جو کہ رفع یدین کرتا ہو۔ سوائے تکبیر افتتاح کے۔

(شرح المعانی الآثار للطحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶۵ طبع ملتان)

حدیث نمبر 34:

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

(نمبر ۲۳۶)

اس حدیث کو علامہ ترکمانی نے صحیح کہا ہے۔ (دیکھئے جواہر نقی علی البیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۷)

وقت سورج کی طرح واضح ہے۔ مگر اندھے کو اگر نظر نہ آئے تو اس میں سورج کا تو کوئی قصور نہیں۔ اگر ان تمام احادیث اور دیگر احادیث کی اسناد اور توثیق ملاحظہ کرنی ہو تو میری کتاب ”ترک رفع یدین ہی سنت ثابتہ ہے۔“ مطالعہ فرمائیں اور غیر مقلدین کے دلائل کو ریت کی دیوار کی طرح گرتا دیکھیں۔

میں نے چند کتابیں رفع یدین کے اثبات میں دیکھیں۔ تو انہوں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ لکھ کر بڑے فخر سے امام اوزاعی کو جتوایا اور ثابت کیا کہ رفع یدین ہی ثابت ہے تو اگر اس کا جواب مناظرے سے ہو تو اچھا ہے اور ہو بھی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ تو لیجئے امام اوزاعی کا مناظرہ حاضر ہے۔ جو مکہ معظمہ میں ہو اور اسی پر قارئین سے اس مسئلہ پر فیصلہ کروانا چاہوں گا۔

حدیث نمبر 40:

امام ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ محدث نے حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت کیا کہ ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی مکہ معظمہ کے دارالحناطین میں ملاقات ہوئی۔ تو ان بزرگوں کے درمیان حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اس لئے کہ رفع یدین ان موقعوں پر حضور ﷺ سے ثابت نہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے یہ کیا فرمایا میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں ”حدثنی

الزہری عن سالم عن ابیہ عن رسول اللہ ﷺ انه کان یرفع یدیه اذا

افتتح الصلوۃ عند الركوع وعند الرفع منه“

ترجمہ: مجھے زہری نے حدیث بیان کی انہوں نے سالم سے اور سالم نے اپنے والد سے

انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ جب نماز شروع کرتے اور

رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث موجود ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: اچھا فوراً پیش فرمائیے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: لیجئے سنئے۔ ”حدثننا حماد عن ابراہیم عن علقمہ و لاسود عن عبد اللہ

ابن مسعود ان رسول اللہ ﷺ کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح

الصلوة ثم لا يعود لشيء من ذلك“

ترجمہ: ہم سے حماد نے حدیث بیان کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف شروع نماز میں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر کسی وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث پر کیا فوقیت ہے کہ جس کی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث کو چھوڑ دیا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اس لئے کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہ عالم تھے۔ اور ابراہیم نخعی سالم سے بڑھ کر عالم فقیہ ہے۔ علقمہ سالم کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی فقیہ و افضل ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فقہ میں قرأت میں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں کہ بچپن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم و فضل میں زیادہ ہیں۔ لہذا ہماری حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: خاموش۔

(فتح القدیر و مرقات شرح مشکوٰۃ بحوالہ جاء الحق حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۷، ۵۸، ۵۹، زجاجة المصباح جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۷۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چالیس احادیث مکمل ہوئیں۔ قارئین خود ملاحظہ فرمائیں ترک رفع یدین ہی سنت مبارکہ ہے۔ جس پر ہم حنفی عمل کر رہے ہیں۔ باقی غیر مقلدین منسوخ، مضطرب، غیر صریح، مجروح، ضعیف اور موضوع احادیث دکھا کر خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں۔ ان کے پاس ایک صحیح غیر منسوخ مرفوع غیر مضطرب جو آخری نماز تک رفع یدین کرنے پر دلالت کرتی ہو۔ حدیث موجود نہیں۔ اگر دعویٰ ہے تو دلیل مدعی کے ذمے ہے۔ اللہ تعالیٰ حق واضح ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حصہ دوم میں غیر مقلدین کے دلائل کا رد ملاحظہ فرمائیں۔

3 اگست 2005ء بروز منگل

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم